موقع آیا تھا۔؟ کہ علماءِ حق کا مصرف پولٹری فارم، سکول بس یا مرتبہ جات کے کارخانے سنبھالنا رہ گیا ہو اور علم و تحقیق کی باگ ایسے ہاتھوں میں دی گئی ہو جن کا باطن تو کیا ظاہری اطوار و عادات بھی علم کے لئے ننگ و عار کی حیثیت رکھتے ہوں ——

★

۱۵ رمئی کو صوبائی وزیر آبکاری نے صوبائی اسمبلی کو بتایا کہ پچھلے ایک سال میں مغربی پاکستان کے بڑے ہوٹلوں میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پچھتر ہزار نو سو اکتیس گیلن شراب استعمال کی گئی وزیر آبکاری نے فرمایا کہ صرف لاہور کے سات ہوٹلوں میں ہر ماہ اوسطاً اٹھارہ سو بچانوے گیلن شراب استعمال ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کراچی، حیدرآباد، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ کے چالیس ہوٹلوں کو شراب استعمال کرنے کے پرمٹ دئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ بعض طبی وجوہات کے سوا تمام مسلمانوں پر شراب نوشی پر پہلے ہی پابندی ہے۔ یہ اعداد و شمار ایک اسلامی جمہوریہ کہلانے والی سرزمین کے ہیں۔ کسی اور جرائم اور فواحش کے نہیں بلکہ خرابیوں کی جڑ شراب جیسی امّ الخبائث کی افراط اور فراوانی کا یہ عالم ہے۔ پھر یہ تو صرف چند ہوٹلوں کی ایک جھلک ہے۔ کلبوں، کاک ٹیل پارٹیوں، تفریحی تقریبات نجی محفلوں اور عوامی خلوتوں اور جلوتوں کا اندازہ خود لگا لیجئے اور پھر جب نتیجہ میں ملک میں لاقانونیت، غنڈہ گردی اور بدامنی کا دور دورہ ہو تو "غنڈہ آرڈیننس" کے دامنِ فریب میں پناہ ڈھونڈیئے۔ یاد رکھئے جب تک فساد اور خرابی کے شجرۂ خبیثہ کی جڑوں کو اتنی فیاضی سے سیراب کیا جائے گا۔ خاردار شاخوں کی تراش خراش سے اصلاح نہیں بلکہ اس کے برگ و بار میں اور بھی ترقی ہوگی —— اس خبر کا یہ پہلو بھی لمحۂ فکریہ ہے کہ اگر مذکورہ اعداد کے مطابق شراب پینے والے سب کے سب مریض ہیں یا پھر سب کے سب غیر مسلم تو پھر اس ملک میں مسلمان اور صحت مند انسان کا وجود کہاں سے ملے گا۔ اس کے علاوہ آخر وہ کونسا مرض ہے جس کا علاج اسلام شراب جیسی ام الخبائث چیز سے کرانا چاہتا ہے۔ جو بجائے خود ایک مہلک بیماری ہے۔ اور پھر یہ پرمٹ اور لائسنس کس بلا کا نام ہے؟ اپنے مشاہدہ میں تو پی آئی اے کی ایک تازہ مثال ہے کہ موت کے سایہ میں خوفِ آخرت سے عاری "مسلمان" جام پہ جام لنڈھاتے رہے ہوائی نازنینوں کو کسی پرمٹ کا نہیں بلکہ ایک اشارۂ ابرو کا انتظار رہا اور پھر ان مسلمانوں کے مرڈوبنے کیلئے یہی کافی تھا کہ غیر ملکی مسافروں کے نام پر استعمال ہونیوالی یہ شراب کسی بھی غیر مسلم نے طلب نہیں کی بلکہ یہ لوگ تو ان حریصانہ اور للچائی طبیعت والے ہوس مے نوشی میں مدہوش کالے مسلمان "شراب خوروں" کو طنز و استہزاء کی نظروں سے دیکھتے رہے۔

سمیع الحق
یکم ربیع الاول ۱۳۸۸ھ